44995-خاوندکی رضامندی کے بغیر تنگ دست والدین پر خرچ کرنا

سوال

میرے والد صاحب کی تنخواہ کم ہے اور وہ اپنے اور بیوی کے اخراجات کے لیے مالی معاونت کے محتاج ہیں، میں ملازمت کرتی ہوں اور میری مالی حالت بھی بہت بہتر ہے میں والد صاحب کی مالی مدد کر سکتی ہوں، لیکن میرا خاوند کہتا ہے کہ آپ کے بھائی ہیں انہیں والدین کی مالی معاونت کرنی چاہیے، ان کے وہ ذمہ دار ہیں، بیٹیاں نہیں، اس لیے وہ مجھے والدین کی مالی معاونت کرنے سے منع کرتا ہے.

میرے بھائی والدین کی مالی معاونت نہیں کر سکتے، ہم چار بہنیں ہیں صرف میں ہی ملازمت کرتی اور اپنے والدین کی معاونت کر سکتی ہوں، لیکن میرا خاوند سختی سے منع کرتا ہے، کیا میں خاوندکی بات مانتے ہوئے والدین کی مالی معاونت نہ کروں، یا والدین کی اطاعت کرتے ہوئے خاوندکی لاعلمی میں والدین کی مالی معاونت کروں ؟

برائے مہربانی اس سلسلہ میں کچھ نصیحت فرمائیں، اور کیا اگر بیوی اپنے بہن بھائیوں اور والدین کی مالی معاونت کرنی چاہے تو کیا اسے خاوندکی اجازت لینا ضروری ہے ؟

پسندیدہ جواب

اگر اولاد میں والدین پر خرچ کرنے کی استطاعت ہو تو تنگ دست و محتاج والدین کا خرچ بیٹے اور بیٹیوں پر واجب ہوگا وہ انہیں کفائت کے مطابق خرچہ دینے کے ذمہ دار ہونگے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور تیرے پروردگار کا فیصلہ ہے کہ اس کے علاوہ کسی دوسرے کی عبادت نہ کی جائے، اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے}.الاسراء (23).

ضرورت کے وقت والدین پر خرچ کرنا بھی والدین کے ساتھ حسن سلوک میں شامل ہوتا ہے.

ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اہل علم کا اجماع ہے کہ جو والدین محتاج و ضرورتمند ہوں اور کمائی نہ کرتے ہوں اور ان کی آمدنی نہ ہو اور نہ ہی ان کے پاس مال ہو تو بیٹے کے ذمہ ان کا خرچ واجب ہوگا" اھ

آپ کے بھائیوں کی موجودگی آپ کے لیے اپنے والدین کے نفقہ کے وجوب میں مانع نہیں، کیونکہ آپ کے بیان کے مطابق والدین پر خرچ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے"

دیکھیں : المغنی (11/375-376).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"مالدار بیٹے پر واجب ہے کہ وہ اپنے تنگ دست والد اور اس کی بیوی اور چھوٹے بھائیوں پر خرچ کرے" اھ

دیکھیں : الاختیارات (487).

اس بنا پر آپ کے خاوند کا قول صحیح نہیں کہ والدین کا خرچ آپ کے بھائیوں کی ذمہ داری ہے.

اگر آپ کا اپنے والدین پر خرچ کرنا واجب ہے تو آپ کے لیے اس سلسلہ میں اپنے خاوند کی اطاعت کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اللہ سبحانہ و تعالی کی معصیت و نافرمانی میں کسی دوسرے کی اطاعت نہیں؛ بلکہ اطاعت تو نیکی میں ہوتی ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4340) صحیح مسلم حدیث نمبر (1840).

اس کے ساتھ ساتھ آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے خاوند کے ساتھ اس سلسلہ میں نرم رویہ اختیار کرتے ہوئے اسے ایسا کرنے پر راضی کرنے کی کوشش کریں، اور اسے یہ سمجھائیں کہ یہ تو اللہ سبحانہ و تعالی کا حکم ہے اور اس نے آپ پر فرض کر رکھا ہے، اور خاوند کو بھی چاہیے کہ وہ والدین کے ساتھ حسن سلوک اور نیکی کرنے میں آپ کی معاونت کرے.

واللہ اعلم.